مقبوضہ

(مصطفٰےعزیزآبادی)

وطن کو مل گئیں آزادیاں مدت ہوئی لیکن
مرے اہلِ وطن کی پھر بھی ہے تقدیر مقبوضہ

مذاہب کیلئے جو ایک اعلانِ تحفظ تھا
بنی ہے قائداعظم کی وہ تقریر مقبوضہ

جو دیکھا تھا کبھی اقبالؔ نے روشن خیالی کا
وطن میں ہوگئی اس خواب کی تعبیر مقبوضہ

وہاں پر فکرِنو کی روشنی پھیلے بھی تو کیسے
جہاں کردی گئی ہو فکر کی تنویر مقبوضہ

وہاں پر عام ہو پیغامِ امن و آشتی کیسے
زباں بندی جہاں ہو اور ہو تقریر مقبوضہ

مسائل کے جہنم سے نکل سکتے ہیں ہم کیونکر
کہ جب ہو اہلِ دانش کی ہر اک تدبیر مقبوضہ

قلم ہوتے ہیں اب بھی ہاتھ اس دشتِ صحافت میں
یہاں اہلِ قلم کی ہوگئی تحریر مقبوضہ

وہاں پر رنگ بھر سکتے ہیں کیسے فن کی دنیا میں
جہاں پر ہو مصور کی ہر اک تصویر مقبوضہ

یہاں علم و ہنر پر بندشیں ہیں اور پہرے ہیں
ترقی ہوگئی ہے قید اور تعمیر مقبوضہ

خدا کو بھی مسلماں تک یہاں محدود کرتے ہیں
ہوا ہے اس وطن میں نعرہء تکبیر مقبوضہ

کھلے ہیں دشمنانِ امن سارے شہر میں کیونکہ
سپاہی کے ہوئے ہیں تیر اور شمشیر مقبوضہ

اصولوں کا کوئی ، کوئی اسیرِ بے ضمیری ہے
اسیرانِ قفس ہیں اور ہے زنجیر مقبوضہ

جب اس ارضِ وطن میں ہوگئی ہر چیز مقبوضہ
تو پھر آؤ چلو ان قابضوں کے ہاتھ کو روکیں
کریں آزاد ہم اپنے وطن کو اس غلامی سے
ہر اک بندش ، ہر اک پہرے ، ہر اک زنجیر کو توڑیں

نہ ہوگا ختم جب تک سلسلہ یہ قبضہ گیری کا
کسی بھی طور پر تعمیر ملت ہو نہیں سکتی
یونہی پستی کی کھائی میں بھٹکنا رینگنا ہوگا
میسر ہم کو بھی دنیا میں رفعت ہو نہیں سکتی

چلو آؤ کریں تعمیر ہم ایسے نشیمن کی
جہاں کی فصلِ گل پر ہر کسی کا ایک سا حق ہو
جہاں کی ہر گلی میں امن و خوشحالی کے ڈیرے ہوں
جہاں جنگ و جدل ہو اور نہ ہی خونِ ناحق ہو

جہاں پر لوگ گر نفرت کریں تو صرف نفرت سے
جہاں سب کیلیئے سب کے دلوں میں بس محبت ہو
جہاں فرقہ پرستی ہو نہ مذہب پر لڑائی ہو
یہ سب ہوگا تو شائد ہم پہ نازل رب کی رحمت ہو

لندن
14 اگست 2012ء

☆☆☆☆☆